Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۲۷ ربیع الاوّل ۱۴۱۱ھ ۱۸ اخاء ۱۳۶۹ ہش ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۷

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ یاد رکھو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۰۲-۳۰۳)

"نفس کے تین درجے ہیں۔ نفس امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنّہ۔

نفس امّارہ وہ ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ ایسی حالت میں انسان نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پائی جاتی ہے لیکن جب اس سے کچھ ترقی کرتا اور نکلتا ہے تو وہ حالت ہے جو نفس لوّامہ کہلاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اگر بدی کرتا ہے تو اس سے شرمندہ بھی ہوتا ہے، اور اپنے نفس کو ملامت بھی کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نیکی کی طرف بھی توجہ کرتا ہے۔ لیکن اس حالت میں وہ کامل طور پر اپنے نفس پر غالب نہیں آتا بلکہ اس کے اور نفس کے درمیان ایک جنگ جاری رہتی ہے جس میں کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی نفس اسے مغلوب کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ لڑائی کا بدستور جاری رہتا ہے۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور آخر اسے کامیاب اور بامراد کرتا ہے اور وہ اپنے نفس پر فتح پا لیتا ہے، پھر تیسری حالت میں پہنچ جاتا ہے جس کا نام نفس مطمئنّہ ہے۔ اس وقت اس کے نفس کے تمام گند دور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فساد مٹ جاتے ہیں۔ نفس مطمئنّہ کی آخری حالت ایسی حالت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

جیسا کہ احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے

○ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن خدا کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل شفا حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب ایک ہفتہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ابھی طبیعت مکمل طور پر نہیں سنبھلی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم دسمبر ۱۳۶۹ہش/۱۹۹۰ء

(۱) منتخب قرآنی آیات۔
(۲) " احادیث
(۳) " تحریرات حضرت اقدس

تینوں کتب کی قیمت پندرہ روپے ہے لیکن امتحان دینے والے انصار کو رعایتی قیمت یعنی بارہ روپے میں مہیا کی جائے گی۔

زعماء اور ناظمین اضلاع اپنی ڈیمانڈ سے جلد آگاہ فرمائیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

کیا آپ حضرت امام جماعت کی تمام تحریکات سے باخبر رہتے ہیں اور ان میں حصہ بھی لیتے ہیں۔ نظام کی مضبوطی کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے

اخلاق کا تعلق انسان سے ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو

"جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی قویٰ اور قابلیتیں بخشی ہیں اس رنگ میں جانوروں کو طاقت اور قابلیت عطا نہیں کی۔ کیونکہ ایک انسان کو جو جسمانی قوت، قابلیت اور استعداد دی گئی ہے۔ اس کا اثر اس کے اخلاق پر پڑتا ہے لیکن ایک ہرن کو جو جسمانی قوت اور طاقت دی گئی ہے اس کا اثر اس کے اخلاق پر نہیں پڑتا کیونکہ اخلاق کا تعلق انسان سے ہے۔ ہرن سے نہیں۔ انسان کو جو جسمانی قوتیں عطا ہوئی ہیں ان کی صحیح یا غلط نشو و نما کے نتیجہ میں اس کا ذہن بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی متاثر ہوتے ہیں اور اس کی روحانیت بھی متاثر ہوتی ہے لیکن ایک ہرن یا کسی دوسری جاندار چیز کے ذہن یا اخلاق یا روحانیت کے متاثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جانوروں کی ذہنی نشو و نما صرف عادت یا تجربے سے تعلق رکھتی ہے عقل و فکر اور تدبر و بیان کی قوت انہیں حاصل ہی نہیں۔ یہ شرف صرف انسان کے حصہ میں آیا ہے۔ پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علاوہ جسمانی قوتوں اور قابلیتوں کے اسے ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتیں اور قابلیتیں بھی عطا کی تھیں اور ساتھ ہی ہر قسم کی قوتوں کی کامل نشو و نما کے سامان بھی پیدا کئے تھے اور اس سے الٰہی منشاء یہ تھا کہ انسان جہاں اپنی جسمانی قوتوں کی نشو و نما کو اس کے کمال تک پہنچائے وہاں وہ اپنی ذہنی۔ اپنی اخلاقی اور اپنی روحانی قابلیتوں کو بھی ان کے نشو و نما کے کمال تک پہنچائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۸ ، اخاء ۱۳۶۹ ہش
۱۸ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

ہمارے افعال ـــ ہماری ذمہ داری

یہ تو ٹھیک ہے کہ خدا جو چاہے کر سکتا ہے ۔ اور کرتا ہے ۔ کسی برائی کرنے والے کو نیکی کی طرف مائل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ۔ جیسے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ چور سے سادھ بنا دیتا ہے یعنی ایک شخص جو عام طور پر چوری کرتا ہو اور جسے چور کہا جاتا ہو اس کی زندگی میں ایسا انقلاب آ سکتا ہے کہ وہ چوری کی بدی چھوڑ دے اور نیک کاموں کی طرف مائل ہو جائے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ خدا از خود ایسا کیوں کرے ، اگر ایک چور کو سادھ بنا دے تو دوسرے کو کیوں نہ بنائے ۔ دوسرے نے کیا گناہ کیا ہے کہ اس کو چور ہی رہنے دے ۔

بات دراصل یہ ہے کہ جو شخص چور سے سادھ بنتا ہے اس کی اس تبدیلی میں اس کا اپنا بھی ہاتھ ہے (اگرچہ اس کا اپنا ہاتھ ہونا بھی خدا تعالیٰ ہی کے فضل کا نتیجہ ہے) جب تک اس کے اپنے دل میں تبدیلی کا خیال نہ آئے وہ بدل نہیں سکتا ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس سلسلہ میں یہ اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو بدی کو اپنا لے اور چاہے تو نیکی کو اپنا لے ۔ وہ نیکی کو اپنائے تو خدا بھی اس کی مدد کرے گا ۔ یعنی اس کو نیکی میں بڑھاتا رہے گا ۔ پس یہ بات نہائت ضروری ہے کہ انسان اپنے اعمال و افعال کے متعلق خود سوچے اور فیصلہ کرے کہ اسے کیا کرنا ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"یہ بات سچی ہے کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے ۔ جیسے اس شخص نے بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دئے تھے تو اس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا"۔

اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ جب نیکی کی طرف مائل ہو کر نیک کام کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس نیکی کے کام میں آگے بڑھنے کے لئے اسے حوصلہ دے دیتا ہے

پس خدا تعالیٰ ہمارے کاموں کے نتائج نکالتا ہے ۔ کام ہم کرتے ہیں ۔ اور اس نے ہمیں اس بات کا اختیار دے رکھا ہے ۔

کون کرتا ہے بپا فتنہ فساد
ہے مہارت کس کو لوٹ اور مار کی
دیکھتے ہو جس کو تم سنجیدہ تر
مار کھا جاؤ گے اس کے پیار کی

ـــــ ابوالاقبال

تنہائی میں بھی رہتا ہے تو میرے آس پاس
ایسا نہ ہو تو جینا مجھے آ سکے نہ راس

لگتا ہے اپنا دیس ہے پردیس کی طرح
دل بھی اداس اداس نظر بھی اداس اداس

ان کے بغیر صحنِ چمن کا یہ حال ہے
بے رونقی ہے پیڑ پہ سوکھی ہوئی ہے گھاس

تیری ہر ایک بات ہے پروردۂ گماں
جو بھی کہا ہے میں نے یقین اسکی ہے اساس

ہے ناگوار تجھ کو چراغوں کی روشنی
میں چاہتا ہوں مہرِ منور ہو میرے پاس

فرد عمل سے بے خبری پر ہر ایک گام
پیدا کیا ہے میرے لئے خوف اور ہراس

میں کیا کروں کہ خود کو نہ یاد آ سکوں کبھی
میں کیا کروں کہ تو رہے ہر لحہ میرے پاس

تھا ان کے پاس میں تو بہت مطمئن تھا دل
اور اس کے بعد پہلے سے بڑھ کر ہوا اداس

شائد تمہارے در پہ پہنچنا نہ ہو سکے
جتنا چلا ہوں کیجئے گا اس کا ہی کوئی پاس

کچھ لوگ دے رہے ہیں گواہی نسیم کی
کچھ ڈھونڈتے ہیں اس کے خیالات کی اساس

نسیم سیفی

"ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں "۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے :۔

عاد کے بعد پھر کچھ اور لوگ گذرے تھے جیسا کہ ثمود کی قوم جسے قرآن کریم نے عاد کا جانشین قرار دیا ہے۔

(اعراف رکوع ۹)

اور ہم نے ان کے اندر پے در پے رسول بھیجنے شروع کر دیئے مگر جس قوم کے پاس بھی رسول آیا اس نے انکار کیا اور ہم نے بھی قوم کے بعد قوم کو ہلاک کرنا شروع کر دیا

اس آیت میں بائیبل سے ایک بہت بڑا اختلاف کیا گیا ہے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ قرآن کریم نے جو بات کہی ہے وہی ٹھیک ہے اور بائیبل کی غلط۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ نوح کے وقت میں جب عذاب آیا اور اس کے زمانہ کے لوگ تباہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ پچھتایا اور اس نے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ ایسا عذاب دنیا پر کبھی نہیں لائے گا۔ چنانچہ پیدائش باب ۸ آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ

"خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجوں گا۔ کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے۔"

مگر پھر بائیبل ہی بتاتی ہے کہ

"خداوند نے اپنی طرف سے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ آسمان سے برسائی اور اس نے ان شہروں کو اور اس ساری ترائی کو اور ان شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اگا تھا۔ غارت کیا۔

گویا وہ عہد جو بائیبل کی رو سے خدا تعالیٰ نے کیا تھا اسے اس نے خود ہی توڑ دیا اور سدوم کو آگ اور گندھک سے برباد کر دیا۔ اسی طرح بائیبل بتاتی ہے۔ کہ موسیٰ کے زمانہ میں فرعون پر بھی مختلف عذاب آئے ایک دفعہ ایسا عذاب آیا کہ دریا کا پانی سب خون ہو گیا اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں۔ اور دریا سے تعفن اٹھنے لگا اور مصری دریا کا پانی نہ پی سکے"

(خروج باب ۷ آیت ۲۰، ۲۱)

ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ملک مصر میں اتنے مینڈک پیدا کر دیئے کہ بائیبل بتاتی ہے کہ ان مینڈکوں نے ملک مصر کو ڈھانک لیا

(خروج باب ۸ آیت ۱ تا ۵)

ایک دفعہ عذاب کے طور پر اتنی جوئیں پیدا ہو گئیں کہ بائیبل کہتی ہے کہ تمام ملک مصر کی ساری گرد جوئیں بن گئیں۔

(خروج باب ۸ آیت ۱۶ تا ۱۸)

ایک دفعہ موسیٰ کی بددعا سے سارے ملک مصر میں مچھروں کے غول کے غول بھر گئے اور ان مچھروں کے غولوں کے سبب سے ملک کا ناس ہو گیا۔

(خروج باب ۸ آیت ۲۴)

ایک دفعہ ایسی مری پڑی کہ مصریوں کے سب چوپائے مر گئے۔

(خروج باب ۹ آیت ۵، ۶)

ایک دفعہ عذاب کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مصریوں اور ان کے جانوروں کے جسموں پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا کر دیئے۔

(خروج باب ۹ آیت ۸ تا ۱۱)

ایک دفعہ مصری قوم پر اولوں کا عذاب آیا اور یہ عذاب ایسا تھا کہ لکھا ہے اولوں کے ساتھ آگ ملی ہوئی تھی اور وہ اولے ایسے بھاری تھے کہ جب سے مصری قوم آباد ہوئی۔ ایسے اولے ملک میں کبھی نہیں پڑے تھے۔

(خروج باب ۹ آیت ۲۲ تا ۲۴)

ایک دفعہ عذاب کے طور پر اتنی ٹڈیاں پیدا کر دیں کہ لکھا ہے نہ تو اس سے پہلے ایسی ٹڈیاں کبھی آئیں نہ ان کے بعد پھر آئیں گی کیونکہ انہوں نے تمام روئے زمین کو ڈھانک لیا ایسا کہ ملک میں اندھیرا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس ملک کی ایک ایک سبزی کو اور درختوں کے میووں کو جو اولوں سے بچ گئے تھے۔ چٹ کر لیا۔

(خروج باب ۷ آیت ۱۲ تا ۱۶)

لیکن بائیبل کے اس بیان کے مقابلہ میں جغرافیہ سے ثابت ہے کہ ٹڈی جن ملکوں میں خاص طور پر نشو و نما پاتی ہے ان میں سے ایک مصر بھی ہے۔ پھر ایک دفعہ عذاب کے طور پر مصر میں ایسی تاریکی چھائی کہ لکھا ہے تین دن تک سارے ملک مصر میں گہری تاریکی رہی۔ تین دن تک نہ تو کسی نے کسی کو دیکھا اور نہ کوئی اپنی جگہ سے ہلا۔

(خروج باب ۱۰ آیت ۲۱ تا ۲۳)

اسی طرح ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے ملک مصر کے تمام پلوٹھے بچوں کو مار ڈالا اور لوگوں کی چیخ و پکار سے کہرام مچ گیا۔ بائیبل کہتی ہے کہ آدھی رات کو خداوند نے ملک کے سب پہلوٹھوں کو، فرعون جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اس کے پہلوٹھے سے لے کر وہ قیدی جو قید خانے میں تھا اس کے پہلوٹھے تک بلکہ چوپاؤں کے پہلوٹھوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ اور فرعون اور اس کے سب نوکر سب مصری رات ہی کو اٹھ بیٹھے اور مصر میں بڑا کہرام مچ گیا کیونکہ ایک بھی ایسا گھر نہ تھا جس میں کوئی نہ مرا ہو

(خروج باب ۱۲ آیت ۲۹، ۳۰)

اب اگر بائیبل کی یہ بات درست تھی کہ قوم نوح کی ہلاکت کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ آئندہ لوگوں کو کبھی اپنے عذاب سے ہلاک نہیں کرے گا کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے۔ تو سدوم کیوں تباہ ہوا اور اس پر گندھک اور آگ کیوں برسائی گئی۔ فرعونیوں پر جوؤں اور مینڈکوں اور مچھروں اور ٹڈیوں کا عذاب کیوں نازل کیا گیا ان پر اولے اور آگ کیوں برسائی گئی۔ ان کے لئے دریا کے پانی کو لہو میں کیوں تبدیل کیا گیا۔ ان کے پہلوٹھوں کو کیوں مارا گیا۔ ان کے جسموں پر پھوڑے اور پھپھولے کیوں پیدا کر دیئے گئے۔ ان کو گہری تاریکی میں تین دن تک کیوں رکھا گیا۔ کیا خدا تعالیٰ نہیں جانتا تھا کہ انسان کا خیال لڑکپن سے برا ہے۔ اسے کچھ نہیں کہنا چاہیئے پھر اگر خدا تعالیٰ نے نوح کے بعد کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرنا تھا تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی معرفت یہ کیوں کہا۔ کہ خداوند تیرا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

(استثناء باب ۴ آیت ۲۴)

اگر اس کی یہ بات درست تھی کہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجوں گا (پیدائش ۸/۲۱) تو اس نے بنی اسرائیل سے کیوں کہا کہ اگر تم میں سے کسی نے میرے احکام کو نہ مانا تو شہر میں بھی لعنتی ہوگا اور کھیت میں بھی تو لعنتی ہوگا۔ تیرا ٹوکرا اور تیری کٹھوتی (یعنی آٹا گوندھنے کا برتن) دونوں لعنتی ٹھہریں گے تیری اولاد اور تیری زمین کی پیداوار تیرے گائے بیل کی بڑھتی اور تیری بھیڑ بکریوں کے بچے لعنتی ہوں گے۔ تو اندر آتے لعنتی ٹھہرے گا اور باہر جاتے بھی لعنتی ٹھہرے گا۔ خداوند ان سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے لعنت اور اضطراب اور پھٹکار کو تجھ پر نازل کرے گا۔ جب تک تو ہلاک ہو کر جلد نیست و نابود نہ ہو جائے۔

(استثناء باب ۲۸ آیت ۱۶ تا ۲۰)

غرض بائیبل نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ خود اس کی اپنی اندرونی شہادت سے باطل ثابت ہوتا ہے۔ لیکن قرآن بتاتا ہے کہ نوح کے بعد متواتر رسول آئے اور ان کے دشمن اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور ان کے مخالف بھی تباہ ہو گئے۔ اور تاریخ بتاتی ہے کہ قرآن کریم کی بات ہی سچی ہے۔ یعنی متواتر کئی قومیں حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوتی رہیں۔ پس بائیبل کی یہ بات صریح غلط ہے کہ نوح کی قوم پر عذاب بھیجنے کے بعد خدا تعالیٰ پچھتایا اور اس نے عہد کیا کہ آئندہ وہ ایسا عذاب دنیا پر کبھی نازل نہیں کرے گا۔ اگر وہ سچا عہد تھا تو پھر اس نے مختلف وقتوں میں کیوں عذاب نازل کئے اور کیوں بنی نوع انسان کو ہلاک کیا۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ نصیرہ رملہ صاحبہ بنت مکرم عبداللہ خان صاحب ڈاہری امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ نے جو سندھ یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس کی طالبہ ہیں اپنے سیکنڈ پروفیشنل امتحان میں ۳۹۸/۵۰۰ (۷۹.۶ %) نمبر لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری یونیورسٹی کے لڑکوں اور لڑکیوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بہت مبارک کرے اور عزیزہ کو آئندہ اس سے بھی بڑھ کر شاندار ترقیات عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ایک مثالی نوجوان

نون۔ سین

بڑی عمر کے لوگ بھی نوجوانوں کے لئے مثال بن سکتے ہیں خاص طور پر اس صورت میں کہ ان کا اپنا نوجوانی کا زمانہ مثالی ہو۔ لیکن اگر کوئی نوجوان دنیا کے کسی حصے میں بڑی تیزی سے اپنا نام پیدا کر رہا ہو۔ خاص طور پر سائنس کی دنیا میں تو وہ یقیناً ساری دنیا کے نوجوانوں کے لئے مثال بن سکتا ہے۔ آج ہم ایک ایسے ہی نوجوان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور اس ذکر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ دوسرے نوجوان بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دنیا کے لئے بڑے بڑے کام کریں اور دنیا کو بہتر سے بہتر بنا کر ایک اچھی زندگی گذارنے کی جگہ بنا لیں۔

تصویر پر نظر پڑی تو یوں لگا کہ ایک لمبے بالوں والی پتلی سی لڑکی کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی کام کر رہی ہے لیکن جب اس کے حالات پڑھنے شروع کئے تو معلوم ہوا کہ بال تو بے شک لمبے ہیں لیکن ہے لڑکا۔ اس لڑکے کا نام ہے۔ ڈیوڈ کوامینا بولٹن۔ باپ اس کا سکاٹ لینڈ کا رہنے والا ہے اور ماں غانا کی۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وہ لڑکا ہے جو کمپیوٹر کی دنیا میں انقلاب لا سکتا ہے جب اس نے تین سال کی عمر میں الیکٹرک کیلکولیٹر استعمال کرنا شروع کیا تو اس کے باپ نے اندازہ لگایا کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آئندہ یہ ضرور کوئی بڑے بڑے کام کرے گا۔ اور واقعی اس کی یہ بات بالکل ٹھیک تھی۔

اس وقت ڈیوڈ کی عمر سترہ سال ہے اور وہ ایک کمپیوٹر ان ہانسمنٹ (COMPUTER ENHANCE-MENT) لمیٹڈ کمپنی کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے یہ کمپنی باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور اس کا اصل کام یہ ہے کہ تجارتی اداروں کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی اہمیت کے متعلق مشورے دے۔ ڈیوڈ کا خیال ہے کہ وہ آئندہ چند ماہ میں اتنا روپیہ کما لے گا کہ اس پر یہ بات صادق آجائے گی کہ وہ کروڑپتی ہے۔ اس وقت اپنے تجارتی کام کے علاوہ وہ تعلیم کے سلسلے میں 'اے' لیول کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ اس کی مصروفیات سے پتہ چلتا ہے وہ اس امتحان کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہا۔ وہ سمجھتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی اسے یہی کام کرنا ہے تو وہ ابھی اس کام کو جاری کیوں نہ رکھے۔ کمپیوٹر سے اس کی واقفیت ۹ سال کی عمر سے ہے۔ جب اس کے باپ نے جو ایک ہسپتال میں درزی کا کام کرتا ہے۔ اسے خرید کر دیا تھا۔ اور وہ خود کہتا ہے کہ کچھ عرصہ تو میں اس کے ساتھ یونہی کھیلتا رہا اور ویڈیو گرامنگ تک اپنے آپ کو محدود رکھا لیکن ایسا کرنے کے بعد میں نے ایک سنکلیر سپکٹرو (CINCLAIR SPECTRO) خرید لیا۔ اور میری توجہ اس مشغلے کی طرف بڑھنی شروع ہو گئی۔ پروگرامنگ کے ساتھ ساتھ مجھے ہارڈ ویئر بھی موصول ہونے شروع ہو گئے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس کی ماں غانا کی باشندہ ہے۔ اب وہ ساؤتھ لندن میں رہائش پذیر ہے وہاں شروع شروع میں اس نے اپنے کام کے اشتہار شاپ ونڈوز میں لگانے شروع کئے جس کے نتیجے میں اسے ورڈ پراسیسنگ کا کام ملنا شروع ہو گیا۔ جلد ہی بعد اس نے محسوس کیا کہ پیشہ ور لوگوں نے اس کی ضرورت محسوس کی ہے اور جو اسے کمپیوٹر کے سلسلے میں اہلیت حاصل ہے اور جتنا وہ تجربہ کار ہو گیا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے لوگ بلانے لگے ہیں۔ اس وقت تک وہ اخبارات بھی فروخت کرتا تھا۔ لیکن اب اس کے پاس اتنی رقم جمع ہو گئی کہ اپنے خیالات کو عملی تشکیل دینے کے لئے اس نے اخبارات کا کام چھوڑ دیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اسے ایک ہارڈ ڈسک ڈرائیو کی ضرورت ہے ایک بہتر مطبع کی اور ایک چھوٹے کمپیوٹر کی لیکن اب تک جو وہ کام کرتا رہا تھا اس سے وہ اتنی رقم پیدا نہیں کر سکا تھا کہ یہ ساری چیزیں خرید لے چنانچہ اس نے ایک کمپیوٹر کمپنی جس کا نام (AMSTRAD) ایمسٹرڈ ہے، کو اپنی کیفیت لکھی۔ وہ کہتا ہے کہ اگرچہ مجھے امید تو نہیں تھی کہ میرے خط کا جواب آئے گا۔ مگر دوسرے ہی دن اسے اپنے خط کا جواب مل گیا۔ اور اس کمپنی نے کمپیوٹر کے سلسلے میں ہزاروں پاؤنڈ کی مالیت کی اشیاء فراہم کر دیں اور یہ سب فراہمی اس شرط پر تھی کہ وہ اپنی ترقی کی رفتار سے انہیں آگاہ رکھے گا۔ اور اپنے کام کے سلسلے میں ایمسٹرڈ کے نام کو فروغ دے گا۔

اس کے بعد نہایت سرعت کے ساتھ ڈیوڈ نے دو ڈیٹا بیسز DATA BASES بنائے جن میں اعداد و شمار رکھے جا سکتے ہیں اور یہ کام اس نے ایک بحری کمپنی کے لئے کیا۔ اسی طرح اس نے بعض دیگر کام بھی کئے اور ان کاموں سے اسے اتنا روپیہ مہیا ہو گیا کہ وہ اپنے کام کو آسانی کے ساتھ فروغ دینے کے قابل ہو گیا چنانچہ بڑی بڑی کمپنیوں نے اس کا کام حاصل کرنے کے لئے اس طرح اس کا پیچھا کیا گویا اس کے پیچھے لائن لگا کر کھڑے ہیں۔ سب کی یہ خواہش تھی کہ اس کے تجربے اور اس کی اہلیت سے فائدہ اٹھائیں۔ جب اس نے اپنا کاروبار شروع کیا جو کہ ابتداء میں اپنے سونے کے کمرے میں شروع کیا گیا تھا تو اس کے دو سال ہی بعد اس کے پاس ۵۰ ہزار پاؤنڈ کی خطیر رقم جمع ہو گئی۔

اس کے کام کرنے کا طریق خاصا سادہ ہے۔ ڈیوڈ کہتا ہے کہ میں نے ایسے طریق معلوم کر لئے ہیں کہ سافٹ ویئر بناتا ہوں تو مختلف کمپنیوں کی کارکردگی کو اس سے جانچا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں اس نے اپنی کمپنی کو ایک کمپلیکس میں منتقل کر لیا ہے اور یہ کمپلیکس جنوبی لندن کے سٹن کے علاقے میں ہے جہاں تک اس کی مشہوری کا تعلق ہے۔ یہ اس وقت شروع ہوئی جب کہ ایک کھلونے بنانے والی کمپنی نے اپنی ایک ۳۰ ہزار پاؤنڈ کی پراجیکٹ کے لئے اس کی خدمات حاصل کیں۔ اسی کمپنی نے ڈیوڈ سے پہلے ایک اور شخص کی خدمات حاصل کی تھیں جو ۶ ماہ تک اپنا کام مکمل نہ کر سکا تھا لیکن ڈیوڈ نے صرف ۵ دنوں میں یہ کام مکمل کر دیا اور جو اجرت وصول کی وہ بھی پہلے کاریگر سے کئی گنا کم تھی۔ ڈیوڈ نے ڈاکٹروں کے لئے خاص طور پر جنرل پریکٹیشنرز کے لئے ایک ایسا طبی پروگرام جاری کیا ہے جس سے ڈاکٹر مطلوبہ کوائف فوری طور پر معلوم کر سکتے ہیں۔ مریض کا نام، اس کی بیماری کی تفصیل، مرد ہے یا عورت، عمر کتنی ہے، بلڈ گروپ کیا ہے اور اس سے پہلے اس نے ہسپتال سے کیا علاج کروایا ہے۔ اس پروجیکٹ کو اس نے اپنے فیملی ڈاکٹر کے پاس پانچ ہزار پاؤنڈ میں فروخت کیا اس ڈاکٹر کا نام آئن سمتھ (IAN SMITH) ہے جس نے رائل کالج آف پریکٹیشنرز کے پاس اس کی سفارش کر دی۔ اس چیز کو مارکیٹ میں لائے ہوئے ابھی دو ہی ہفتے گذرے تھے کہ اسے ۱۲ آرڈر موصول ہو گئے اور برطانیہ میں جہاں چالیس ہزار پرائیویٹ ڈاکٹر موجود ہیں۔ اس کے استعمال کے بہت مواقع ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں اسے کامیابی حاصل ہوئی تو اس کے اپنے گھر میں کچھ مشکلات پیدا ہو گئیں کیونکہ ڈیوڈ نے ہیڈ ماسٹر سے اختلاف کرتے ہوئے تعلیم کو جاری نہ رکھا۔ ایک دفعہ وہ سکول میں پورش PORSCHE ۹۲۴ گاڑی لے کر گیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا خوب رعب پڑا ہوگا۔ بعد میں جب اس کو زیادہ مصروفیت کا سامنا ہوا تو اس نے سکول سے غیر حاضر ہونا شروع کر دیا۔ اس کے ہیڈ ماسٹر اور اس کے والدین دونوں کا خیال یہ تھا کہ اسے تعلیم جاری رکھنی چاہیئے اور ایک علمی آدمی بننا چاہیئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے کر تعلیم جاری رکھنا چاہیئے۔ ڈیوڈ کہتا ہے کہ یہ بات بڑی مشکل لگتی تھی کام میں اتنا مصروف تھا کہ میں نے سمجھا کہ اگر اب میں نے اسے چھوڑ دیا تو پھر یہ کام کبھی میرے ہاتھ نہیں آئے گا۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرے ماں باپ اور میرے ہیڈ ماسٹر صاحب مجھے سکول ہی میں رکھنا چاہتے ہیں۔ سکول انتظامیہ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ اگر ڈیوڈ نے کلاسوں میں شرکت نہ کی تو وہ انہیں کسی طرح بھی مزید تعلیم نہ دے سکیں گے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ یہ سال گذر جانا چاہیئے۔ اگلے سال کے پہلے سیشن میں میں 'اے' لیول کے لئے سکول میں داخل ہو جاؤں گا۔ جب یہ بات طے پا گئی تو اس نے اپنا سکول کا بلیزر ایک طرف رکھ دیا اور اپنے کام کاج کے مطابق کپڑے پہننے شروع کر دیئے اور رولس رائس میں بیٹھ کر پیٹرز برو جو لندن کے شمال میں ہے ایک چودہ ہزار پاؤنڈ کے کنٹریکٹ کے لئے چلا گیا۔ پہلا ٹیکس جو اس نے ادا کیا وہ ۲۰ ہزار پاؤنڈ کی آمد پر تھا۔ اگرچہ وہ اتنا روپیہ اکٹھا کر رہا ہے کہ اس کے ماحول میں لوگ حیران ہیں لیکن وہ کہتا ہے کہ میں یہ سب کچھ روپے کے لئے نہیں کر رہا ہوں تو اپنے کام سے لطف اٹھاتا ہوں اور اس لطف کے نتیجے میں مجھے روپیہ بھی مل رہا ہے اب اس کا باپ اس کی کمپنی کا مارکیٹنگ مینجر بنا ہوا ہے اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ اس کا بیٹا بہت بڑے بڑے کام کرے گا۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمارے بیٹے کا ذہن ایک کیمرے کی طرح ہے جب

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:

الفضل میں مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کا حضرت حافظ روشن علی صاحب پر معلوماتی نوٹ پڑھ کر مجھے بھی ان کے متعلق بعض تاثرات کے ماخذ یاد آ گئے۔ جن کا ذکر احباب کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

میں نے حضرت حافظ صاحب کو سنہ ۱۹۲۳ء میں ان دنوں دیکھا جب آپ انجمن اسلامیہ جموں کے سالانہ جلسہ پر انجمن مذکور کی حضور سے درخواست پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے) کے ساتھ تشریف لائے۔ دونوں حضرات نے حاضرین کو ایڈریس کر کے زبردست خراجِ تحسین حاصل کیا۔ حضرت حافظ صاحب کی تقریر کا موضوع "فضائل قرآن" تھا۔ انجمن اسلامیہ اور ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن (جس کے کرتا دھرتا چوہدری غلام عباس مرحوم تھے) کو یہ شرف حاصل تھا کہ ان کے اجتماعات میں ہر فرقہ کے نامور مقرر مدعو ہوتے تھے۔ جس اجلاس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کی صدارت مرحوم خواجہ حسن نظامی دہلوی نے کی۔ حضرت حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مسحور کن آواز دے رکھی تھی۔ علمی لحاظ سے بھی مضمون پر پورا عبور تھا۔ آیت پر آیت اپنی خوش کن آواز میں پڑھتے اور تشریح کرتے۔ علم و فضل کا ایک چشمہ تھا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ وقت مقررہ پر تقریر ختم ہوئی تو صدرِ جلسہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے بے ساختہ انداز میں فرمایا کہ مجھے اس سے پہلے کسی احمدی عالم کی تقریر سننے کا موقع نہ ملا تھا۔ حافظ صاحب کی تقریر نے مجھے بے حد محظوظ کیا۔ ان کا قرآن کے متعلق علم بہت ہی گہرا ہے۔ اور حافظ صاحب کا جیسا نام "روشن" ہے ویسا ہی ان کا کام بھی روشن ہے۔

مکرم محمد بشیر صاحب شاد سابق مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

مکرم محمد بشیر صاحب شاد سابق مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

"امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ گذشتہ کئی مہینوں سے الفضل کے مطالعہ سے آپ سے ملاقات کی۔ ایک صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ الفضل کی دوبارہ عارضی بندش نے ملاقات کا یہ راستہ بھی بند کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ الفضل کی دوبارہ اشاعت پھر جلد شروع ہو جائے۔

"الفضل" کے دورِ ثانی میں آپ کے زورِ قلم اور ذہنِ رسا نے اس کے حسن اور افادیت میں جو اضافہ کیا ہے اس کے بارہ میں خاکسار حضور پُرنور کے ارشادات بھی پڑھ چکا ہے۔ ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

گذشتہ ماہ خاکسار نے MONJLAND STATE کے رکن کانگرس سے ملاقات کی تھی اور جماعت سے متعارف کرایا اور جماعت کے موجودہ حالات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا تھا جو میں انہیں بھجوا رہا ہوں۔

یہاں کے حالات کے مطابق دعوت الی اللہ کے مواقع ملتے رہتے ہیں اور واشنگٹن سے قریب ہونے کی وجہ سے جماعتی تقاریب میں ہمیشہ شامل ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ مربیان کرام سے بھی اسی وجہ سے اکثر ملاقات رہتی ہے۔

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب خاکسار کے ہاں تین مرتبہ خاکسار کی دعوت پر تشریف لائے۔ مکرم ظفر سرور صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔

واشنگٹن کی نئی بیت الذکر کی تکمیل پر تو ہم اپنے مرکز سے بہت زیادہ قریب ہو جائیں گے۔

کولمبیا شہر جہاں ہماری رہائش ہے ایک نیا شہر ہے۔ بہت ہرسبز اور خوبصورت علاقہ ہے اور امریکہ کے بڑے شہروں کے مسائل سے آزاد ہے اور پرامن علاقہ ہے۔

جماعت کے حالات جن سے پاکستان میں احبابِ جماعت کو واسطہ پڑ رہا ہے پڑھ کر سخت پریشانی ہوتی ہے۔ اس ابتلاء کے دور کے نتیجہ میں بیرونِ ممالک میں جماعتیں کافی مضبوط ہو گئی ہیں اور دعوت الی اللہ کا کام پہلے سے بہت زیادہ ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ ہم سب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ربوہ کے سب دوستوں کی یادیں تازہ ہیں اور خدا نے چاہا تو ملاقات بھی ہوگی۔

ریڈرز ڈائجسٹ سے ترجمہ

وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہی تو ہے

بیٹے! ـــ میں تم سے اس وقت مخاطب ہوں۔ جبکہ تم میٹھی نیند سو رہے ہو۔ تمہارا ننھا سا ہاتھ تمہارے گلاب ایسے رخسار کے نیچے ہے اور نرم بالوں کے گچھے تمہاری نم آلود پیشانی سے چمٹے ہوئے ہیں۔ میں دبے پاؤں تمہارے کمرے میں چلا آیا ہوں۔ چند منٹ پہلے جب میں اپنے ریڈنگ روم میں بیٹھا ہوا پڑھ رہا تھا تو احساسِ جرم کی ایک رو میرے جسم میں سے گزر گئی۔ میں ایک مجرم کی طرح تمہاری چارپائی کے پاس آیا ہوں اور یہ خیالات ہیں جو میرے دل میں پیدا ہوئے:۔

"میں تم سے کئی دفعہ ناراض ہوا ہوں۔ جب تم سکول جانے کی تیاری میں کپڑے تبدیل کر رہے تھے تو میں نے تمہیں اس بنا پر جھڑکا کہ تم نے اپنا منہ تولیے سے اچھی طرح نہیں رگڑا تھا ـــ تمہیں جوتے نہ صاف کرنے پر سرزنش کی۔ جب تم نے اپنی چیزیں فرش پر گرا دیں تو میں نے تمہیں ڈانٹ پلائی ـــ ناشتہ کی میز پر بھی میں نے تمہارے کاموں میں کیڑے نکالے کہ تم نے چیزوں کو کیوں گرایا؟ اور کہ تم غذا بغیر اچھی طرح چبائے نگل گئے؟ تم نے اپنی کہنی میز پر کیوں رکھی؟ تم نے توس پر اتنا مکھن کیوں لگایا؟ اور جب کھیلنے کے لئے نکلے اور میں گاڑی پر دفتر کو روانہ ہونے لگا تو تم نے ہاتھ ہلا کر کہا "ابا جان! الوداع!" تو میں نے ماتھے پر تیوری چڑھا کر کہا "اپنے کندھوں کو سیدھا رکھو!"

پچھلے پہر وہی قصہ شروع ہو گیا۔ سڑک پر آتے ہوئے میں نے تمہیں گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے کھیل میں مصروف دیکھا تو تمہاری پھٹی ہوئی جرابیں دیکھ کر میں تمہیں ہانک کر گھر لے آیا اور اس طرح تمہارے ہمجولیوں میں تمہاری سبکی کی۔

بیٹے ـــ باپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بیٹے سے یہ کہے کہ جرابیں مہنگی ہیں۔ اگر تم نے اپنے پیسوں سے خریدی ہوتیں تو تم زیادہ احتیاط برتتے۔ پھر تمہیں یاد ہے جب میں لائبریری میں مطالعہ میں مصروف تھا تو تم کس طرح ڈرتے ڈرتے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ تمہاری آنکھوں میں تاسف کی جھلک تھی۔ جب میں نے اس دخل اندازی پر جز بز ہو کر نگاہ اٹھائی تو تم دروازے پر قدرے ٹھٹکے۔ میں نے تمہارے آنے کی وجہ معلوم کرنی چاہی تو تم نے منہ سے کچھ کہنے کی بجائے ایک طوفانی چھلانگ لگائی اور اپنے بازو میری گردن میں حمائل کرتے ہوئے میرا پیار لے لیا۔ اور تمہارے ننھے بازوؤں کی گرفت اس محبت کے پھول کی بدولت سخت ہو گئی۔ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں کھلایا ہے اور میری بے اعتنائی کے باوجود مرجھایا نہیں۔ دوسرے ہی لمحے تم کھٹ کھٹ کر کے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

میرے لختِ جگر:ـــ مجھے اس لمحے سخت ندامت ہوئی۔ مجھے اس خیال سے سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہوئی کہ میں دوسروں کی عیب چینی کرتا ہوں اور انہیں برا بھلا کہتا ہوں۔ میں تم سے ایسے کام کرنے کا متمنی رہا۔ جن کے ابھی تم قابل نہیں۔ میں تمہیں اپنی عمر کے پیمانے سے ناپنے کی کوشش کرتا رہا۔ تمہارے کردار میں تو بہت ہی عمدہ صفات ہیں ـــ تمہارا چھوٹا سا دل اتنا وسیع ہے۔ جتنی کہ پہاڑ کے اوپر پھیلتی ہوئی صبح کی روشنی کی پہنائی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ

تم جذبۂ محبت سے سرشار دوڑتے ہوئے آئے اور میرا پیار لے کر "شب بخیر" کہا۔

میرے نورِ نظر ـــ آج کی رات مجھے کسی اور بات کی پروا نہیں۔ میں رات کی تاریکی میں تمہاری چارپائی کے پاس آیا ہوں اور ندامت کے احساس سے جھک گیا ہوں۔

میں اپنے جرم کی ایک معمولی سی تلافی کرنے آیا ہوں۔ اگر تمہارے جاگتے ہوئے میں تم سے یہ باتیں کہوں تو تم ان کو سمجھ نہیں پاؤ گے! لیکن کل سے میں اپنے آپ کو صحیح معنوں میں باپ بناؤں گا۔ میں تمہارا دوست بنوں گا۔ تمہارے دکھ سکھ میں شریک ہوں گا۔ اگر کبھی ناواجب الفاظ میری زبان پر آئیں گے تو میں اپنی زبان کو دانتوں تلے دبا لوں گا اور بطور وظیفہ یہ فقرہ دوہراتا رہوں گا۔

"وہ صرف بچہ ہی تو ہے۔ ایک چھوٹا سا بچہ۔"

مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں بچے کی بجائے آدمی تصور کر لیا۔ لیکن اب میں دیکھ سکتا ہوں کہ اس حالت میں بھی جب تم تھکے ہارے اپنی چارپائی پر دوہرے پڑے ہوئے ہو تم ایک معصوم بچے ہو۔ ابھی کل کی بات ہے کہ تم اپنی ماں کے بازوؤں میں تھے۔ تمہارا سر اس کے شانوں پر تھا۔

میں نے تم سے بہت زیادہ کا مطالبہ کیا۔

بہت ہی زیادہ کا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا فرید احمد - چک جمال جہلم

تیرتے شہر

یوں تو بحری جہاز کا سفر بہت سے لوگوں نے کیا ہوگا۔ یہ سفر سب لوگوں کے اندر بڑی کشش رکھتا ہے لیکن اس بات سے شاید کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ بحری سفر چند دنوں تک تو بڑا خوشگوار اور پر لطف محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد زمینی ماحول کے عادی انسانوں کا جی یکسانیت سے اکتا جاتا ہے۔ ذرا سوچئے تو چاروں طرف پانی ہی پانی اور پانی کے سینے کو چیرتے ہوئے جہاز کی آواز رات کے وقت جب ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہو تو ایسے میں زیادہ ہی مہیب محسوس ہونے لگتی ہے۔ پھر یہ کہ مرطوب ہوا کی وجہ سے یوں بھی طبیعت گری گری سی رہتی ہے۔ بوریت زیادہ ہوئی تو زیادہ سے زیادہ سینما ہال میں جا کر فلم دیکھ ڈالی یا کوئی چھوٹا موٹا اندرون خانہ کھیل کھیل لیا اور اگر شومئی قسمت سے سمندر میں طوفان برپا ہو جائے تو رہی سہی کسر پوری ہو جاتی ہے۔ اب مسافر دل تھامے بار بار ملتجی نظروں سے آسمان کو دیکھتا ہے اور لبوں پر ایک ہی التجا ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح میں ساحل سمندر پر زندہ سلامت پہنچ جاؤں اور اب سے میری توبہ جو پھر سمندر کی طرف منہ بھی کر لیا اس وقت مسافر کی سب سے بڑی دعا یہی ہوتی ہے کہ یہ بحری جہاز ہوائی جہاز بن جائے اور جلدی سے اڑ کر ساحل پر پہنچ جائے۔ اور پھر مسافر کے پیروں تلے بحری جہاز کا فرش نہ ہو بلکہ زمین ہو جس پر بسیں کاریں اور موٹر سائیکلیں رواں دواں ہوں۔

لیکن صاحب۔ بحری سفر میں لطف کا تصور اب قائم ہوا ہے۔ اب آپ بحری سفر میں بری سفر کا مزہ بھی لے سکیں گے۔ کیونکہ آپ جس بحری جہاز میں سفر کریں گے وہ شہر کی مانند وسیع وعریض ہوگا۔ اس میں سڑکیں، پارک، تفریح گاہیں، ہوٹل، جمنازیم، سینما ہال، ائیرپورٹ اور سب کچھ ہوگا۔ حتیٰ کہ بندرگاہ بھی موجود ہوگی۔ اور اگر کبھی سمندر کے بیچوں بیچ سفر کرتے ہوئے آپ کے دل میں ساحل کی سیر کی خواہش جاگ اٹھے تو آپ کی اس خواہش کی تکمیل کا سامان بھی میسر ہوگا کیونکہ ان تیرتے ہوئے شہروں میں قدرتی ساحلوں کی ریت سے تیار کیا ہوا مصنوعی ساحل بھی موجود ہوگا۔ ان جناتی جہازوں کی ساخت ایسی ہوگی کہ یہ بڑے بڑے طوفانوں میں ڈگمگائے بغیر اپنا سفر جاری رکھ سکیں گے۔

آئیے آپ کو اکیسویں (۲۱) صدی کی سیر کروائیں۔

اس قسم کے بحری جہازوں کو "سپر جہاز" کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر چیز کے ساتھ "سپر" لگا دینے سے اس چیز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

'سپر جہاز' آج کے کسی بھی بڑے بحری جہاز کے مقابلے میں کم از کم دگنی جسامت کا حامل ہوگا۔ اب تک جتنے بحری جہاز تیار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا جہاز، رائل کیریبین کا ۷۳ ہزار گراس ٹن وزنی جہاز ہے۔ جسے "سمندروں کا شہنشاہ" کہا جاتا ہے۔ اس میں دو ہزار دو سو بیاسی (۲۲۸۲) مسافروں کی گنجائش ہے۔ ان مسافروں کے لیے ہر قسم کی آسائشوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس کی پانچ منزلہ عمارت میں شیشے سے بنی ہوئی دو لفٹیں ہیں۔ یہ تو ہوئی سمندروں کے شہنشاہ کی بات۔ آئندہ صدی میں جو بحری جہاز تیار ہوں گے وہ سمندروں کے شہنشاہ سے تین گنا بڑے ہوں گے

اس قسم کے وسیع وعریض جہاز کی تیاری کے سلسلہ میں چار ارب ڈالر کا تخمینہ لگایا گیا۔ یہ کہنے کو تو جہاز ہوگا لیکن درحقیقت ایک فولادی شہر ہوگا جو سمندر کے چوڑے سینے پر بے فکری سے تیر رہا ہوگا۔

ان دنوں جرمنی، فن لینڈ، جاپان، فرانس اور دیگر کئی ملک اس قسم کے شہر نما جہاز تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ جرمنی جو جہاز بنا رہا ہے اسے "عالمی شہر" کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں پانچ ہزار چھ سو مسافروں کی گنجائش ہوگی۔ "عالمی شہر" جسامت میں سمندروں کے شہنشاہ سے تین گنا بڑا ہوگا۔ اس کی اپنی بندرگاہ بھی ہوگی جس میں چار سو مسافروں والے چار جہازوں کے بیک وقت لنگر انداز ہونے کی گنجائش ہوگی۔

'عالمی شہر' کے ہوٹل اور ریستوران تین عدد آٹھ منزلہ عمارتوں میں واقع ہوں گے۔ اس شہر میں باغات، پارک، کیفے، چار بڑے تالاب، پام اور دیگر اقسام کے درخت ہوں گے۔ ٹھنڈی سڑکیں ہوں گی اور قدرتی ساحلی ریت سے تیار شدہ ساحل بھی ہوگا۔

بعض ماہرین عالمی شہر سے بھی آگے سوچ رہے ہیں۔ فن لینڈ والے ایک جدید قسم کا جہاز بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو "سواتھ" کہلائے گا۔ یہ جہاز سطح آب پر تیرتے ہوئے ایک بہت بڑے پلیٹ فارم پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس طرح جہاز کا توازن بہت عمدہ طریقے سے قائم رہے گا۔ کیونکہ پلیٹ فارم مضبوط سہاروں کی مدد سے سطح آب سے اوپر معلق ہوگا اور زیر آب مضبوط کشتیاں پلیٹ فارم کو سہارا دیئے ہوئے ہوں گی۔ عام قسم کے جہاز موجوں پر سفر کرتے ہیں جبکہ سواتھ کا سفر پلیٹ فارم پر ہوگا۔

موجودہ دور کے بڑے بڑے جہاز اس طرح تعمیر کئے جاتے ہیں کہ ان کی لمبائی اور چوڑائی میں "سات اور ایک" یا چھ اور ایک کی نسبت ہوتی ہے 'سواتھ' میں تیس ہزار مربع فٹ کا ایک مرکزی تفریح کا علاقہ شامل ہوگا۔ اس کی تین اطراف مسافروں کے ایک ہزار کیبن ہوں گے۔ ان میں سے اکثر کیبنوں کی بالکونیاں ہوں گی جن کا رخ سمندر یا تفریحی علاقے کی سمت ہوگا۔ تفریحی علاقے میں کیفے، باغات۔ بہت بڑا پیراکی کا تالاب۔ تیراکی کے لئے ساحل۔ اسکواش کورٹ آبی سلائیڈ موجود ہوں گے۔ ان کے علاوہ زیر آب اور فلکیاتی رصد گاہیں بھی موجود ہوں گی۔

"سواتھ" اس طرح تیار کیا جائے گا کہ اس کی لمبائی اور چوڑائی میں اڑھائی اور ایک کی نسبت ہوگی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جہاز اس ساخت کی وجہ سے تعطیلات گزارنے کا اچھا مرکز بن جائے گا۔ یہ جہاز پانچ سو فٹ لمبا اور ۲۰۰ فٹ چوڑا ہوگا۔ اور اس میں دو ہزار افراد کی گنجائش ہوگی۔

فن لینڈ والے ایک اور بہت بڑا جہاز "ٹرائی کروزر" کے نام سے بھی تیار کر رہے ہیں۔ اس میں مسافروں کے لئے فلک بوس عمارت تعمیر کی جائے گی۔ یہ عمارت جس پلیٹ فارم پر تعمیر ہوگی اس کے اطراف ساحلی علاقہ ہوگا جس پر جابجا پام کے درخت جھوم رہے ہوں گے۔

ادھر جاپان کا جہاز سازی کا ایک بڑا ادارہ ناروے کے ماہرین کے اشتراک سے ایک اور جدید قسم کے جہاز کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ جہاز مختصراً "میکس" کہلائے گا یعنی ملٹی ایکٹوٹی کروز شپ۔ میکس پر تین ہزار مسافروں کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوگی۔ اس میں بھی داخلی بندرگاہ ہوگی۔ یہ جہاز ۸۵۳ فٹ لمبا اور ۱۴۱ فٹ چوڑا ہوگا۔ اس کی چوڑائی بڑھا کر ۱۷۰ فٹ بھی کی جا سکتی ہے۔

ایک اور جہاز بنانے کا منصوبہ ہے جو اسم بامسمیٰ ہوگا۔ اس کا نام آئی لینڈ کروزر رکھا گیا ہے۔ یہ بالکل کسی جزیرے کی طرح تشکیل دیا جا رہا ہے۔ تقریباً دائرے کی شکل کے اس جہاز کی سب سے بالائی سطح پر مصنوعی جھیل، درخت، ہوٹل، تفریح گاہیں اور وہ تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی جن کا تصور کسی جزیرے پر کیا جا سکتا ہے۔

توقع ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اس قسم کے کم از کم ایک درجن جہاز وجود میں آ جائیں گے اور تب شاید سمندری سفر ان خطرات اور بوریت سے پاک ہو سکے گا جو آج کے سفر کا ایک حصہ بن کر رہ گئے ہیں

جلسہ سیرۃ النبی صلعم

مورخہ ۳ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغرب بیت الحمد جہلم میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اظہر احمد صاحب مربی سلسلہ محمود آباد ضلع جہلم اور مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی جہلم شہر نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم مستری عبد الرحیم صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ حاضری بچوں کے علاوہ ۷۵ افراد پر مشتمل تھی۔

جماعت احمدیہ سکھر شہر نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ و امیر ضلع نے فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم غلام قادر صاحب نے کی اور نظم عزیز ظہور احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے سیرۃ طیبہ کے تعلق باللہ پہلو پر مبسوط تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم محمد اسلم صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا شیریں منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ عبد الماجد صاحب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عفو کے چند بے مثال واقعات اور آپ کی پاکیزہ اہلی زندگی کے بعض پہلو بیان کئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے سیرۃ طیبہ پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ دعا پر یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی بر عایت پردہ شرکت فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شیخ سعید احمد صاحب بعارضہ قلب اور السر بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد صادق صفدر صاحب بھٹی لائن مین ربوہ کے والد محترم سیف علی بھٹی صاحب کی دونوں آنکھوں کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ ناصرہ صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالرشید صاحب کا راولپنڈی کی سی ایم ایچ میں اپریشن ہوا ہے۔ جو کامیاب رہا ہے۔ لیکن باوجود خون دینے کے بھی کمزوری دور نہیں ہو رہی۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب چٹھہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۳ر اکتوبر کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ آف گوٹھ مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی پوتی اور مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب چٹھہ کی نواسی ہے۔

○ مکرم چوہدری شوکت مجید صاحب مقیم فرینکفرٹ مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ر مئی ۹۰ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرحان مجید عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مجید احمد صاحب وڑائچ ایڈووکیٹ ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف چک ۹، پنیار کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و درازیٔ عمر سے نوازے

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم صلاح الدین چودھری صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ برہمن بڑیا (بنگلہ دیش) ۱۸ر ستمبر ۹۰ء کو تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔

موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے جماعتی غیرت کا ایک نمونہ تھے۔ گذشتہ سالوں میں مخالفین کی طرف سے برہمن بڑیا جماعت پر ابتلاء آیا۔ اس میں نہایت صبر و استقلال کے ساتھ افراد جماعت کی حفاظت اور ان کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کوشاں رہے۔

چند ماہ سے جگر کے کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ موصوف نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ موصوف مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کے چھوٹے بھائی تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

وہ سات سال کا تھا تو میں نے اسے موٹر گاڑی کے کنٹرول دکھائے۔ وہ صرف ڈیڑھ گھنٹہ ان پر غور کرنے کے بعد موٹر چلانے لگا۔ اور صرف ۶ گھنٹے ڈرائیونگ کی مشق کر کے اس نے اپنا ڈرائیونگ لائسنس حاصل کر لیا

اگرچہ تجارت کا اسے پہلے کوئی تجربہ نہیں تھا لیکن جب سے اس نے یہ کام شروع کیا ہے اس کا کام سرعت کے ساتھ فروغ پا رہا ہے۔ بولٹن سینئر یعنی ڈیوڈ کے والد کہتے ہیں کہ اب مجھے یہ بات یاد آرہی ہے کہ ڈیوڈ کے ننھیال میں سے ایک شخص اڈول (ATOO) جو کسی زمانے میں بیورو آف غانا لینگویجز کے سربراہ تھے۔ نے کہا تھا کہ یہ لڑکا بہت بڑے بڑے کام کرنے والا ہے۔ اور اس بات کا انہیں اس لئے خیال آیا کہ ایک دفعہ ڈیوڈ اور ان کی والدہ اپنے خاوند اور اس رشتہ دار کے ساتھ ایک کشتی میں سیر کر رہی تھیں تو ڈیوڈ جو اس وقت صرف ۶ ماہ کا تھا، مسکرایا اور ایک طرف دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ ہلانا شروع کیا۔ گویا کہ وہ کسی چیز کو ہیلو ہیلو کہہ رہا ہے۔ اگرچہ بڑوں کو تو کوئی چیز نظر نہیں آرہی تھی۔ لیکن اس بچے ڈیوڈ نے کافی دیر تک ہاتھ پھیلائے رکھا۔ گویا کہ کسی چیز کو دیکھ کر اسے وہ ہیلو ہیلو کر رہا ہے کہتے ہیں غانا کے اس علاقے میں (اور اس کا نام فانٹی ہے) لوگ گیتوں میں یہ بات آتی ہے کہ اس طرح کا واقعہ ہو تو کسی بڑی دریائی مچھلی کو دیکھا جاتا ہے اور یہ ایک بہت اچھا شگون ہوتا ہے۔ اسی وقت اس بچے کے متعلق کہا گیا کہ یہ لاکھوں میں سے ایک ہے۔ اب ۱۷ سال کی عمر میں اسی نوجوان کا یہ حال ہے کہ وہ متعدد ممالک کے اشتراک سے ایک کمپنی تشکیل دینا چاہتا ہے۔ ابھی سے امریکہ اور آسٹریلیا نے اس کی اس خواہش میں دلچسپی کا اظہار شروع کر دیا ہے جب ڈیوڈ سے یہ پوچھا جائے کہ وہ ان سائنسی آلات کے علاوہ کس چیز میں دلچسپی لیتا ہے تو وہ عام طور پر موسیقی کا نام لیتا ہے۔ اس کے باپ کا خیال ہے کہ آئندہ ۵ سال میں ڈیوڈ موسیقی کی انڈسٹری پر بھی چھا جائے گا

بچّوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور دین کی خدمت کرتے ہوئے آپ کو دنیا میں بڑے بڑے کام کرنے کی توفیق دے اور آپ احمدیت اور انسانیت کے لئے فخر کا باعث بنیں۔

افسوس ہے کہ گذشتہ دنوں ہم بعض وجوہ کی بناء پر یہ کالم جاری نہ رکھ سکے۔ ارادہ تو ہمارا یہی ہے کہ یہ کالم جاری رکھا جائے لیکن آپ جانتے ہیں ناکہ ارادوں کو تکمیل تک پہنچانے والی ذات خداوند کریم کی ہے۔ بس اس ارادہ کے ساتھ ہم دعا بھی کرتے ہیں کہ ہم اس ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

اس سلسلہ میں ہمیں یہ بھی کہنا ہے کہ اس کالم کے لئے اگر آپ بھی کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں تو کالم کو جاری رکھنے میں آسانی رہے گی۔

آپ کو معلوم ہے ناکہ گذشتہ دنوں حضرت بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ کو دل کا شدید دورہ ہوا تھا۔ دورہ تو بہت شدید تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صحت عطا کر دی۔ امید ہے آپ نے پہلے بھی دعائیں کی ہوں گی۔ آپ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا ہو اور آپ ہر قسم کی پریشانی سے آزاد رہیں اور صحت و تندرستی والی زندگی۔ فعال اور لمبی زندگی۔ بسر کریں۔ کیا آپنے حضور انور کو اس سلسلے میں عیادت کا خط لکھا تھا۔

بشریٰ طاہرہ بنت فقیر احمد صاحب باجوہ نے لکھا ہے کہ بچوں کا کالم کی عدم موجودگی بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

(امید ہے اب یہ کمی محسوس نہیں ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اور دیگر عزیز بچے اپنے اس کالم کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں گے)

نادیہ۔ کراچی سے لکھتی ہیں:

"بہت عرصہ سے آپ کو خط لکھنا چاہ رہی تھی مگر کیا کروں؟ چھٹیوں میں بھی مصروفیت پیچھا نہیں چھوڑتی۔ صبح کو میں اور مانی قرآن شریف پڑھنے چلے جاتے ہیں اور دوپہر دو بجے کے قریب گھر پہنچتے ہیں۔ میں تو اللہ کے فضل سے ترجمے سے پڑھتی ہوں چھ رکوع پڑھ چکی ہوں۔ مانی تو ابھی بغیر ترجمے کے چودھویں سپارے پر ہے جس تیزی کے ساتھ وہ پڑھ رہا ہے۔ اس سے دو مہینے کی چھٹیوں میں ختم کر کے دہرائی بھی کر لے گا۔

ایک بہت اچھی خبر ہے کہ میں اور مانی اپنے سالانہ امتحانوں میں اول آئے ہیں۔ اس وقت میرے اور مانی کے پاس اپنے REPORT CARDS ہیں۔ پہلے میں اپنے متعلق لکھ دوں پھر مانی کے متعلق بھی لکھ دوں گی۔

میرے کل نمبر ۷۵۰ میں سے ۷۱۰ ہیں۔ PERCENTAGE ۹۴.۶ ہے۔ اسلامیات میں مجھے پچاس میں سے پچاس نمبر ملے ہیں اردو زبان میں سو میں سے پچاسی۔ اردو ادب میں ۱۰۰ میں سے ENGLISH LAN-۹۴ GUAGE میں ۱۰۰ میں سے ۹۲ ENGLISH TEXT ۱۰۰ میں سے ۹۱ MATHS میں ۱۰۰ میں سے ۹۹½ - SCIENCE میں ۱۰۰ میں سے ۹۷ - S. STUDIES میں ۱۰۰ میں سے ۹۸۔ اس کے بعد میں آپ کو اپنی TEACHER کی میرے متعلق وہ رائے لکھ رہی ہوں جو انہوں نے میری REPORT CARD میں لکھی ہے۔

توجہ:۔

آپ کو مبارک ہو۔ یہ ایک بہترین ریزلٹ ہے۔ نادیہ نے ہمیشہ ہی اپنا معیار قائم رکھا ہے۔ وہ بہت اچھے کردار کی مالک بچی ہے۔ مجھے اس کے میری کلاس میں ہونے پر انتہائی خوشی محسوس ہوتی ہے اس کو اب ششم کلاس میں پروموٹ کر دیا گیا ہے۔

اب میں آپ کو مانی کے متعلق بھی بتا دوں۔ مانی کو بھی ہر SUBJECT میں ۱۰۰ میں سے جتنے نمبر ملے ہیں RELIGION ۹۳ ہیں ENG.I ۸۸ میں ENG II ۹۵ میں MATHS ۹۶ میں SCIENCE ۹۷ میں۔ اردو میں ۹۴ S. STUDIES ۹۸ میں SUP ENG میں ۹۶ DRAWING میں ۷۵۔ کل نمبر ۹۱۰ میں سے ۸۸۴ ہیں اور I ST آیا ہے۔ اس

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صٹ سے آگے

کی TEACHER نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ ترجمہ

عثمان تمام سال ہی ایک بہت اچھا طالب علم رہا ہے۔ اسے اپنا یہ معیار قائم رکھنے کی ہمیشہ کوشش جاری رکھنی چاہیئے اس کو اب کلاس چہارم بی میں ترقی دے دی گئی ہے۔

یہ نومانی کی REPORT CARD تھی۔

آج کل چھٹیاں ہیں دیکھیں ہم بھی ربوہ آنے کی کوشش کریں گے اور آپ بھی کراچی آنے کا پروگرام بنائیں۔ اچھا اب میں خط ختم کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

ہم نے لکھا تھا کہ آپ کے امی اور ابو تو اطلاع دیتے ہی رہتے ہیں کہ ہماری بیٹی یا بیٹا اچھے نمبر لے کر پاس ہوا ہے اور اس سے ہمیں خوشی ہوتی ہے لیکن اگر آپ خود یہ بات لکھا کریں تو اور بھی زیادہ خوشی ہو۔ نادیہ نے اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی کے متعلق لکھا ہے تو ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ امید ہے آپ سب ایسا ہی کریں گے۔

اب ہم اگلے ہفتہ کے کالم کے لئے آپ کے خطوط کا انتظار کریں گے۔ اچھا خدا حافظ!

ضرورت ٹیچر

ہمیں اپنے ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں انگریزی اور فزکس کے اساتذہ کی ضرورت ہے امیدواران اپنی درخواستیں مکمل کاغذات امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن پوسٹ بکس نمبر ۶۶، ربوہ ضلع جھنگ ارسال کریں۔

کوالیفیکیشن:۔ ایم اے / ایم ایس سی، بی اے / بی ایس سی + بی ایڈ۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

بی ایس سی کے طلبہ کیلئے وظائف کا اعلان

یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے صدارتی ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت بی ایس سی کے طلبہ کے لئے وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین کے طلبہ اس سکالرشپ کے لئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

کیمسٹری۔ فزکس۔ باٹنی۔ زوالوجی۔ مائیکرو بائیولوجی۔ میتھ۔ اکنامکس۔ طلبہ کا انتخاب تحریری امتحان پر ہوگا۔ مطبوعہ فارم پر درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵، نومبر ۱۹۹۰ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۷، اکتوبر ۹۰ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

ھوالشافی

CMC

کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۰/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور / کراچی

ہیڈ آفس گولبازار ۔ ربوہ فون:۔ ۷۷۱ - ۶۰۶

خبریں

ملکی خبریں

○ آئندہ عام انتخابات کے انعقاد کیلئے ملک بھر کے تمام متعلقہ حلقوں کو بیلٹ پیپرز پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے تمام حلقوں کو بیلٹ پیپرز بھیجنے کا کام ۲۱ر اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا۔

○ ایک اطلاع کیمطابق حکومت پنجاب نے انتخابات کو پر امن بنانے کیلئے ۲۰ر اکتوبر سے ۲۸ر اکتوبر تک تمام کالجوں اور سکولوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبہ سندھ میں تمام تعلیمی ادارے ۱۳ر اکتوبر سے بند کر دیئے گئے ہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے ہفتہ کو صدر غلام اسحاق سے ملاقات کی۔ اس دوران عام انتخابات کے دوران امن وامان کو یقینی بنانے کے اقدامات۔ پاک بھارت کشیدگی کی تازہ ترین صورتحال اور امریکہ کی طرف سے پاکستان کی فوجی امداد کی معطلی کے حوالہ سے تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات کے نتائج ۱۹۸۸ سے مختلف نہیں ہوں گے۔

○ نگران وزیر اعظم غلام مصطفی جتوئی نے الزام لگایا ہے کہ بیگم نصرت بھٹو نے امریکی حکومت سے پاکستان کی امداد بند کروائی ہے۔ ایک انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ امریکی امداد کی معطلی کا معاملہ جلد طے پا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہوں نے ایمانداری کے ساتھ ملک کی خدمت کی لیکن عوام دشمن قوتوں کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی حکومت نے ایک لاکھ افراد کو ملازمتیں فراہم کی ہیں۔

○ پشاور میں سی آئی اے پولیس نے دو موٹر سائیکل سواروں کے قبضے سے ۲۰ر دستی بم برآمد کر لئے ہیں۔ وہ انہیں قبائلی علاقے سے پشاور منتقل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

○ سکواش کے نمبر ایک کھلاڑی پاکستان کے جان شیر خان ہیوسٹن میں یو ایس اوپن سکواش چیمپئن شپ کے فائنل میں پہنچ گئے ہیں سیمی فائنل میں جان شیر خان نے آسٹریلیا کے کرس ڈٹمار کو ہرا دیا۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں چوبیس گھنٹے کے دوران بھارتی فوجیوں نے ۲۵ر کشمیری مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی ٹھکانوں پر حملے تیز کر دیئے ہیں۔ کشمیریوں کے جذبہ حریت کو دبانے کے لئے بھارت نے وحشیانہ غیر انسانی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ بھارت نے انتقامی کارروائی کے طور پر گھروں کو آگ لگانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جن مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہے ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کو ان کے گھروں میں زندہ جلا دیا گیا ہے۔

○ عرب ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس فلسطینی تنظیم آزادی کی درخواست پر تیونس میں ہو گی۔ ادھر اقوام متحدہ میں اسرائیل کی مذمت کی قرارداد پر تعطل دور کرنے کی کوشش جاری ہے۔

○ عراق نے روس کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے حساس نوعیت کے دفاعی راز کسی دشمن ملک کو دیئے۔ تو روس کے باشندوں کو عراق سے جانے نہیں دیا جائے گا۔ عراق نے یہ دھمکی امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ڈک چینی کے دورۂ روس کے موقع پر دی ہے۔

○ مقبوضہ عرب علاقوں میں کرفیو کے باوجود فلسطینیوں کے احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ اسرائیلیوں نے مزید دو فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ اسرائیلی فوجیوں نے القدس شریف میں مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے میں رکاوٹیں ڈالیں۔

○ روس نے خلیج کے مسئلہ کو حل کرنے کے ضمن میں سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممالک کے چیفس آف سٹاف کی ملاقات کی تجویز پیش کی ہے۔